ماہنامہ

etaleem ای تعلیم

بہترین استاد
بہترین تعلم

سیکھیے، سکھائیے

July 2026

بامقصد چھٹیاں: والدین کے لیے رہنمائی

پہاڑے یاد کرنے کے دلچسپ طریقے

موبائل، سکرین اور بچوں کی تربیت

05 بامقصد چھٹیاں: والدین کے لیے عملی رہنمائی

11 چھٹیوں میں بچوں کے لیے مفید گھریلو سرگرمیاں

15 موبائل، اسکرین اور بچوں کی تربیت

20 گرمیوں کی تعلیمی سیر

24 پہاڑے یاد کرنے کے دلچسپ طریقے

28 گرمی کی چھٹیاں بچوں کی تخلیقی نشوونما

32 مہمان نوازی کے آداب

33 چراغ جن سے دیے بے شمار روشن ہوں

36 ہماری عمر تزئینِ چمن کرتے ہوئے گزری

39 داخلے جاری ہیں!!!

ایڈیٹر: مالک خان سیال

ایڈوائزری بورڈ:

سید عامر محمود، محمد عامر شہزاد، محمد اسلم خان، شہباز امتیاز

ریسرچ ٹیم:

1۔ارسلان شاکر 2۔اصغر حمید

3۔محمد سلیمان 4۔یاسر نواز

ڈیزائننگ: حافظ شہزاد الحسن

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

برائے وٹس ایپ رابطہ:

0333-1211244

فی شمارہ: 200روپے

سالانہ سبسکرپشن: 2400روپے

E-5 ثمن برگ جوہر ٹاؤن، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي
سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي
الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور اس کی جناب میں باریابی کا ذریعہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جدو جہد کرو، شاید کہ تمہیں کامیابی نصیب ہو جائے۔ خوب جان لو کہ جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا ہے اگر ان کے قبضہ میں ساری زمین کی دولت ہو اور اتنی ہی اور اس کے ساتھ، اور وہ چاہیں کہ اسے فدیہ میں دے کر روز قیامت کے عذاب سے بچ جائیں تو وہ ان سے قبول نہ کی جائے گی اور انہیں دردناک سزا مل کر رہے گی۔

(سورہ مائدہ آیت 35،36)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے خریدتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور کشادہ دلی کا مظاہرہ کرے۔

(صحیح بخاری 2076)

گرمی کی چھٹیاں:

بچوں کی صحت، حفاظت اور تربیت کا سنہری موقع

گرمی کی چھٹیاں بچوں کے لیے خوشی، آرام، کھیل کود اور نئی سرگرمیوں کا خوبصورت موقع ہوتی ہیں۔ اسکول کی مصروفیات سے وقفہ ملنے کے بعد بچے گھر میں زیادہ وقت گزارتے ہیں، مگر یہی دن موسم کی شدت، پانی کی کمی، غیر صحت مند خوراک، زیادہ موبائل استعمال اور بے ترتیب معمولات کی وجہ سے بچوں کی صحت کے لیے چیلنج بھی بن سکتے ہیں۔ اس لیے والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ چھٹیوں کو صرف آرام کا زمانہ نہ سمجھیں بلکہ بچوں کی صحت، تربیت اور اچھی عادات کے لیے قیمتی موقع بنائیں۔

گرمی کے موسم میں بچوں کو لو لگنے، تھکن، پیٹ کی خرابی، جلدی مسائل اور نیند کی بے ترتیبی جیسے مسائل پیش آ سکتے ہیں۔ بچے عموماً کھیل میں مصروف ہو کر پانی پینا بھول جاتے ہیں یا دھوپ میں زیادہ دیر رہتے ہیں۔ والدین کی تھوڑی سی توجہ انہیں کئی بیماریوں سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ روزانہ مناسب پانی پلانا، گھر کا سادہ اور صحت بخش کھانا دینا، پھلوں کا استعمال بڑھانا، دھوپ کے وقت باہر کھیلنے سے روکنا اور صفائی کی عادت ڈالنا بچوں کی صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔

چھٹیوں میں بچوں کا معمول بھی اکثر بگڑ جاتا ہے۔ دیر سے سونا، دیر سے اٹھنا، ناشتہ چھوڑ دینا اور زیادہ وقت موبائل یا ٹی وی پر گزارنا صحت پر منفی اثر ڈالتا ہے۔ والدین بچوں کے لیے ایک نرم مگر منظم روزانہ معمول بنائیں جس میں نیند، نماز، قرآن پاک کی تلاوت، مطالعہ، ہلکی ورزش، کھیل، گھر کے چھوٹے کام اور آرام کے لیے مناسب وقت موجود ہو۔ اس سے بچہ صحت مند رہنے کے ساتھ نظم و ضبط اور ذمہ داری بھی سیکھتا ہے۔

بچوں کی صحت صرف جسمانی نہیں بلکہ ذہنی اور جذباتی بھی ہوتی ہے۔ والدین بچوں کے ساتھ وقت گزاریں، ان کی بات سنیں، انہیں محبت سے سمجھائیں اور گھر کا ماحول خوشگوار رکھیں۔ غیر ضروری دباؤ اور سختی کے بجائے مثبت رہنمائی بچے کی شخصیت کو مضبوط بناتی ہے۔ گرمی کی چھٹیوں میں بچوں کی صحت کا خصوصی خیال رکھنا دراصل ان کے روشن، مضبوط اور متوازن مستقبل کی حفاظت ہے۔

اداریہ

مالک خان سیال

بامقصد چھٹیاں: والدین کے لیے عملی رہنمائی

گرما کی چھٹیاں بچوں کے لیے خوشی، آرام، کھیل اور آزادی کا پیغام لے کر آتی ہیں۔ سال بھر اسکول، ہوم ورک، ٹیسٹ اور امتحانات کے بعد بچہ فطری طور پر کچھ دن سکون اور تفریح چاہتا ہے۔ یہ ضرورت درست بھی ہے اور بچے کی ذہنی تازگی کے لیے ضروری بھی، لیکن اگر چھٹیاں مکمل طور پر بے ترتیبی، دیر تک سونے، موبائل کے زیادہ استعمال اور پڑھائی سے مکمل دوری میں گزر جائیں تو یہ وقت بچے کی شخصیت پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔

والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ چھٹیوں کو صرف اسکول سے فراغت کا زمانہ نہ سمجھیں، بلکہ اسے بچے کی تعلیم، تربیت، اخلاق، عادات اور شخصیت سازی کا قیمتی موقع سمجھیں۔ چھٹیوں میں وہ کام آسانی سے کیے جا سکتے ہیں جن کے لیے عام تعلیمی دنوں میں وقت کم ملتا ہے۔

بامقصد چھٹیوں کا اصل مطلب

بامقصد چھٹیوں کا مطلب یہ نہیں کہ بچے کو ہر وقت کتابوں، کاپیوں اور ہوم ورک میں مصروف رکھا جائے۔ اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ بچے کو مکمل آزادی دے دی جائے کہ وہ جب چاہے سوئے، جب چاہے اٹھے، جتنا چاہے موبائل استعمال کرے اور دن بھر بے مقصد وقت گزارے۔ بامقصد چھٹیوں کا مطلب ایک متوازن معمول ہے جس میں آرام، کھیل، مطالعہ، دینی تربیت، اخلاقی عادات، گھریلو ذمہ داری اور تخلیقی سرگرمیاں مناسب انداز میں شامل ہوں۔ بچے پر زیادہ بوجھ ڈالنے سے وہ پڑھائی سے بیزار ہو جاتا ہے، جبکہ مکمل آزادی اسے غیر منظم بنا دیتی ہے۔ اس لیے والدین کو درمیانی راستہ اختیار کرنا چاہیے، جہاں بچہ خوشی کے ساتھ سیکھے اور بغیر دباؤ کے اچھی عادات اپنائے۔

عمر، جماعت اور صلاحیت کے مطابق منصوبہ بندی

کتاب، کھیل، گفتگو اور تخلیقی سرگرمیاں

کردار، عادات اور شخصیت

محبت، رہنمائی اور حوصلہ افزائی

تھوڑا مگر مستقل کام

گھر کو سیکھنے کا مرکز بنائیں

بچے کی تربیت صرف اسکول کی ذمہ داری نہیں، بلکہ گھر اس کی پہلی درس گاہ ہے۔ چھٹیوں میں گھر کا ماحول بچے کی شخصیت پر خاص اثر ڈالتا ہے۔ اگر گھر میں وقت کی پابندی، مطالعہ، نماز، صفائی، احترام، نرم گفتگو اور ذمہ داری کا ماحول ہو تو بچہ بھی آہستہ آہستہ انہی عادات کو اپنانے لگتا ہے۔

والدین کو چاہیے کہ وہ بچے کے سامنے صرف نصیحت نہ کریں بلکہ عملی نمونہ بھی بنیں۔ اگر والدین خود موبائل کا غیر ضروری استعمال کم کریں، کتاب پڑھیں، وقت پر کام کریں، نماز کا اہتمام کریں اور گھر میں مثبت گفتگو کریں تو بچے پر اس کا اثر زیادہ گہرا ہوتا ہے۔

مثبت عملی نمونہ

صفائی، ترتیب اور ذمہ داری

گھر کے کاموں میں شمولیت

روزانہ مختصر تعلیمی وقت

پرسکون مطالعہ کی جگہ

روزانہ معمول کی سادہ ترتیب

چھٹیوں میں بچے کا معمول بہت سخت نہیں ہونا چاہیے، لیکن بالکل بے ترتیب بھی نہیں ہونا چاہیے۔ ایک آسان روزانہ ترتیب بچے کو نظم و ضبط سکھاتی ہے۔ اس ترتیب میں نیند، کھانا، کھیل، مطالعہ، دینی تربیت، گھر کا کام اور تفریح سب کے لیے مناسب وقت رکھا جا سکتا ہے۔

ضروری نہیں کہ ہر گھر کا معمول ایک جیسا ہو۔ والدین اپنے حالات، بچے کی عمر، موسم، گھر کے ماحول اور دستیاب وقت کے مطابق اس میں تبدیلی کر سکتے ہیں۔ اصل مقصد یہ ہے کہ بچے کے دن میں سیکھنے، کھیلنے، آرام کرنے اور گھر والوں کے ساتھ وقت گزارنے کی مناسب جگہ موجود ہو۔

دن کا مختصر جائزہ

جسمانی کھیل اور سرگرمی

مطالعہ اور لکھائی کی مشق

قرآن، دعا اور دینی سبق

صبح کا مناسب وقت

تعلیمی کمزوریوں پر نرمی سے کام کریں

چھٹیاں بچے کی تعلیمی کمزوریوں کو بہتر کرنے کا اچھا موقع ہیں، مگر یہ کام سختی یا دباؤ سے نہیں ہونا چاہیے۔ اگر بچہ پڑھنے میں کمزور ہے تو اسے روزانہ تھوڑا سا پڑھنے کی مشق دیں۔ اگر لکھائی کمزور ہے تو روزانہ چند جملے خوش خط لکھوائیں۔ اگر حساب میں مشکل ہے تو کھیل کھیل میں جمع، تفریق، ضرب یا تقسیم کی مشق کروائیں۔

والدین کو یاد رکھنا چاہیے کہ بچہ آہستہ آہستہ سیکھتا ہے۔ مسلسل ڈانٹ، موازنہ اور تنقید اس کے اعتماد کو کم کرتی ہے، جبکہ محبت، تعریف اور حوصلہ افزائی اسے آگے بڑھنے کی طاقت دیتی ہے۔

ہر چھوٹی کامیابی پر حوصلہ افزائی کریں | غلطی پر ڈانٹنے کے بجائے دوبارہ سمجھائیں | کوشش کو نتیجے سے زیادہ اہمیت دیں | مشکل کام کو چھوٹے حصوں میں بانٹیں | کمزور مضمون کی مختصر مشق

دینی اور اخلاقی تربیت کو معمول کا حصہ بنائیں

چھٹیاں دینی اور اخلاقی تربیت کے لیے بھی بہت اہم موقع ہیں۔ عام دنوں میں اسکول، ہوم ورک اور مصروفیات کی وجہ سے والدین کو بچوں کے ساتھ زیادہ وقت نہیں ملتا۔ چھٹیوں میں بچے کو نماز، قرآنِ پاک کی تلاوت، دعائیں، سچ بولنا، بڑوں کا ادب، چھوٹوں سے محبت، صفائی، امانت داری اور شکر گزاری جیسی خوبیاں عملی انداز میں سکھائی جا سکتی ہیں۔

بچے لمبی نصیحتوں سے کم اور عملی مثالوں سے زیادہ سیکھتے ہیں۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ خود بھی ان عادات کو اپنائیں جن کی توقع وہ بچے سے رکھتے ہیں۔

گھر میں شکر گزاری، خدمت اور تعاون کا ماحول بنائیں | سچ بولنے اور وعدہ پورا کرنے کی اہمیت سمجھائیں | بڑوں کا احترام اور نرم گفتگو سکھائیں | روزانہ مختصر تلاوت یا دعا یاد کروائیں | نماز کی عادت محبت اور نرمی سے ڈالیں

موبائل اور اسکرین ٹائم کی حدود

آج کے دور میں موبائل، ٹی وی اور گیمز بچوں کی چھٹیوں کا بڑا حصہ بن جاتے ہیں۔ اگر ان کا استعمال حدود کے بغیر ہو تو بچے کی صحت، نیند، نظر، مزاج، توجہ اور مطالعے کی عادت متاثر ہو سکتی ہے۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ موبائل کے استعمال کے لیے واضح وقت، مقصد اور حدود مقرر کریں۔

مکمل پابندی ہمیشہ مؤثر نہیں ہوتی، لیکن بے لگام آزادی بھی نقصان دہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ والدین بچے کو مفید متبادل سرگرمیاں دیں، جیسے کتاب، ڈرائنگ، کہانی، گھر کا چھوٹا کام، پودوں کی دیکھ بھال، تعلیمی کھیل یا والدین کے ساتھ گفتگو۔

موبائل کے بجائے
مثبت سرگرمیاں دیں

تعلیمی اور مفید
مواد کو ترجیح دیں

بچے کو غیر نگرانی میں
موبائل استعمال نہ کرنے دیں

کھانے، سونے اور
مطالعے کے وقت موبائل نہ دیں

موبائل کے لیے محدود
وقت مقرر کریں

بچے کا موازنہ نہیں، حوصلہ افزائی کریں

ہر بچہ اپنی رفتار سے سیکھتا ہے۔ کسی بچے کی پڑھائی اچھی ہوتی ہے، کسی کی لکھائی، کسی کی گفتگو، کسی کی ڈرائنگ، کسی کا کھیل اور کسی کا مشاہدہ مضبوط ہوتا ہے۔ اس لیے بچے کا موازنہ دوسرے بچوں سے کرنا مناسب نہیں۔ موازنہ بچے کے دل میں احساسِ کمتری پیدا کر سکتا ہے، جبکہ حوصلہ افزائی اس کے اندر اعتماد پیدا کرتی ہے۔

والدین کو چاہیے کہ بچے کی چھوٹی کامیابی کو بھی اہم سمجھیں۔ اگر بچہ ایک صفحہ پڑھتا ہے، وقت پر اٹھتا ہے، چیزیں ترتیب سے رکھتا ہے، نماز پڑھتا ہے، صاف لکھتا ہے یا گھر کے کام میں مدد کرتا ہے تو اسے ضرور سراہیں۔

حوصلہ افزا جملے
اعتماد بڑھاتے ہیں

غلطی پر رہنمائی کریں

کوشش کی تعریف کریں

اپنی بہتری کو اہمیت دیں

موازنہ نہ کریں

ہفتہ وار خاندانی تعلیمی نشست

چھٹیوں میں ہفتے میں ایک دن گھر میں مختصر خاندانی تعلیمی نشست رکھی جاسکتی ہے۔اس نشست میں والدین اور بچے مل بیٹھیں اور پورے ہفتے کا جائزہ لیں۔بچے سے محبت سے پوچھیں کہ اس نے کیا سیکھا، کون سا کام مشکل لگا، کون سی عادت بہتر ہوئی اور اگلے ہفتے وہ کیا بہتر کرنا چاہتا ہے۔

یہ نشست لمبی نہ ہو۔بیس سے تیس منٹ کافی ہیں۔اس میں ڈانٹ، شکایت اور تنقید کا ماحول نہ ہو بلکہ محبت، رہنمائی اور حوصلہ افزائی کا انداز ہو۔جب بچہ محسوس کرتا ہے کہ والدین اس کی بات سن رہے ہیں تو وہ زیادہ اعتماد اور ذمہ داری کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔

تمہیں اس ہفتے اپنی کون سی بات اچھی لگی؟ | ہم تمہاری کس کام میں مدد کر سکتے ہیں؟ | اگلے ہفتے تم کس عادت کو بہتر بنانا چاہتے ہو؟ | کون سا کام تمہیں مشکل لگا؟ | اس ہفتے تم نے کیا نیا سیکھا؟

والدین کے لیے چند اہم اصول

چھٹیوں کو بامقصد بنانے میں والدین کا رویہ سب سے اہم ہے۔اگر والدین ہر وقت ڈانٹتے رہیں، بچے کو دوسروں سے ملاتے رہیں یا اس پر بہت زیادہ کام ڈال دیں تو بچہ چھٹیوں کو بوجھ سمجھنے لگتا ہے۔اس کے برعکس اگر والدین محبت، حکمت اور مستقل مزاجی سے رہنمائی کریں تو بچہ خوشی کے ساتھ سیکھتا ہے۔

بچے کو ایک ہی دن میں بہت زیادہ کام نہ دیں۔روزانہ تھوڑا مگر مستقل کام زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے۔بچے کی عمر، جماعت، مزاج اور صلاحیت کو سامنے رکھیں۔چھوٹے بچے کے لیے کہانی، رنگ، زبانی مشق اور کھیل زیادہ مناسب ہیں، جبکہ بڑے بچے کے لیے مطالعہ، تحریر، منصوبہ بندی، تحقیق اور ذمہ داری زیادہ مفید ہے۔

نصیحت کم، عملی نمونہ زیادہ | بچے کی بات سنیں اور اظہار کا موقع دیں | عمر اور صلاحیت کے مطابق سرگرمیاں | تھوڑا کام، مگر روزانہ | غیر ضروری دباؤ نہ ڈالیں

15 روزہ عملی منصوبہ کیوں ضروری ہے؟

والدین چاہیں تو چھٹیوں کے آغاز میں 15 روزہ مختصر عملی منصوبہ بنا سکتے ہیں۔ یہ منصوبہ بچے کی عمر، جماعت اور صلاحیت کے مطابق تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ منصوبے کا مقصد بچے کو تھکانا نہیں بلکہ اس کے دن میں تربیت، تعلیم، کھیل، ذمہ داری اور خوشی کو ترتیب دینا ہے۔

15 روزہ منصوبہ بچے کو یہ احساس دلاتا ہے کہ چھٹیاں بھی زندگی کا قیمتی وقت ہیں۔ اس طرح بچہ بے ترتیب وقت گزارنے کے بجائے چھوٹے چھوٹے اہداف کے ذریعے بہتر عادات اپنانا شروع کرتا ہے۔

پہلے پانچ دن

بچے کا معمول درست کیا جائے

سونے جاگنے کا وقت بہتر بنایا جائے

مطالعے کی جگہ بنائی جائے

کاپیاں اور کتابیں ترتیب دی جائیں

بچے کی بنیادی کمزوریاں نوٹ کی جائیں

روزانہ 20 سے 30 منٹ پڑھائی اور تحریر کی عادت شروع کی جائے

اگلے پانچ دن

گھر کے کام چھوٹے کام کی ذمہ داری دی جائے

موبائل کا وقت محدود کیا جائے

ریاضی کے چند سوالات کروائے جائیں

ایک مختصر تحریر

چند نئے الفاظ

روزانہ ایک چھوٹی کہانی

اردو، انگریزی اور ریاضی کی بنیادی مشق شروع کی جائے

آخری پانچ دن

اگلے پندرہ دن کے لئے نئے اہداف مقرر کئے جائیں

ہفتہ وار نشست میں بچے کی تعریف کی جائے

دینی اعمال کا چارٹ مکمل کروایا جائے

ایک تخلیقی سرگرمی کروائی جائے

بچے سے چھوٹی ڈائری لکھوائی جائے

حاصلِ کلام

گرما کی چھٹیاں بچے کی زندگی کا قیمتی وقت ہیں۔ یہ وقت صرف سونے، کھیلنے یا موبائل استعمال کرنے میں گزر جائے تو بچے کو عارضی خوشی تو مل سکتی ہے، مگر دیرپا فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر والدین تھوڑی سی منصوبہ بندی، محبت بھری رہنمائی اور مستقل مزاجی اختیار کریں تو یہی چھٹیاں بچے کی تعلیم، تربیت، اخلاق، عادات اور شخصیت سازی کا خوبصورت ذریعہ بن سکتی ہیں۔

تعلیم کا اصل مقصد صرف نمبر لینا نہیں، بلکہ بہتر انسان بننا ہے۔ گھر اگر سیکھنے، محبت، احترام، نظم و ضبط اور عمل کا مرکز بن جائے تو بچے کی چھٹیاں واقعی بامقصد، مفید اور یادگار بن سکتی ہیں۔ والدین کی تھوڑی سی توجہ بچے کے مستقبل کی بڑی بنیاد بن سکتی ہے۔

محمد سلیمان

چھٹیوں میں بچوں کے لیے مفید گھریلو سرگرمیاں

گرمیوں یا سردیوں کی چھٹیوں کا وقت بچوں کے لیے صرف پڑھائی سے وقفہ نہیں ہوتا، بلکہ یہ ان کی ذہنی، جسمانی اور تخلیقی صلاحیتوں کو نکھارنے کا ایک بہترین سنہری موقع ہوتا ہے۔ عام طور پر والدین چھٹیوں میں بچوں کے اسکرین ٹائم (موبائل، ٹی وی) سے پریشان نظر آتے ہیں۔ اگر کچھ تعمیری اور دلچسپ سرگرمیوں کی منصوبہ بندی گھر پر ہی کر لی جائے، تو یہ وقت بچوں کے لیے انتہائی مفید اور یادگار بن سکتا ہے۔

ذہنی و تعلیمی ترقی اور ڈیجیٹل خواندگی

چھٹیوں کے دوران بچوں کو نصابی کتابوں کے بوجھ سے دور رکھ کر ان میں مطالعہ اور جدید دور کی مہارتوں کا شوق پیدا کیا جا سکتا ہے۔

کتاب دوستی اور کہانیوں کی دنیا

- **گھریلو لائبریری کا قیام:** گھر کے ایک کونے کو 'کتابوں کا کونا' بنائیں۔ بچوں کو ان کی پسند کی کہانیاں، اخلاقی قصے اور معلومات عامہ کی کتب فراہم کریں۔
- **بک ریڈنگ مقابلہ:** بچوں کے درمیان ایک چھوٹا سا مقابلہ منعقد کریں کہ کون چھٹیوں میں کتنی کتابیں پڑھتا ہے اور ان سے کیا سیکھتا ہے۔

اس سے ان کی زبان، ذخیرہ الفاظ اور تصوراتی صلاحیتیں بہتر ہوں گی۔

ڈیجیٹل لٹریسی اور تعلیمی ایپس

موبائل کا استعمال مکمل بند کرنے کے بجائے اسے مثبت رخ دیا جا سکتا ہے:

- **بلاک بیسڈ کوڈنگ (Scratch):** بچوں کو کھیل ہی کھیل میں منطقی سوچ (Logical Thinking) سکھانے کے لیے Scratch جیسی ویب سائٹس پر گیم ڈیزائننگ اور اینیمیشن سکھائی جا سکتی ہے۔
- **ڈیجیٹل لائبریریز اور تعلیمی ایپس:** بچوں کو مختلف تعلیمی اور انٹرایکٹو ایپس سے متعارف کروائیں جہاں وہ سائنس اور ریاضی کے تصورات کو کارٹونز اور کوئز (Quizzes) کے ذریعے سیکھ سکیں۔

تخلیقی صلاحیتیں، آرٹ اور دستکاری (Crafts & Arts)

ہر بچے کے اندر ایک فنکار چھپا ہوتا ہے، جسے نکھارنے کے لیے چھٹیاں بہترین وقت ہیں۔ آرٹ نہ صرف بچوں کو مصروف رکھتا ہے بلکہ ان کی باریک حرکی صلاحیتوں (Fine Motor Skills) کو بھی جلا بخشتا ہے۔

"ڈو اینڈ لرن" (Do and Learn) سرگرمیاں

- **ویسٹ مٹیریل سے نئی چیزیں بنانا:** گھر میں موجود بیکار چیزوں (جیسے گتے کے ڈبے، پلاسٹک کی بوتلیں، آئس کریم اسٹکس) سے کارآمد اشیاء جیسے پین ہولڈر، گلدان یا کھلونے بنانا سکھائیں۔

- اوریگامی (Origami): کاغذ کو موڑ کر مختلف جانور، کشتیاں اور پھول بنانا ایک بہترین ذہنی ورزش ہے جو بچوں میں توجہ اور صبر پیدا کرتی ہے۔

ڈرائنگ، پینٹنگ اور خطاطی

- بچوں کو اسکیچ بک، واٹر کلرز یا پینسل کلرز دیں اور انہیں آزادانہ طور پر اپنے جذبات کو کاغذ پر اتارنے دیں۔
- بڑے بچوں کو خوبصورت لکھائی

(خطاطی/Calligraphy) کی مشق کروائی جاسکتی ہے، جو ان کی روزمرہ تعلیمی کارکردگی میں بھی مددگار ثابت ہوگی۔

عملی زندگی کی مہارتیں اور گھریلو ذمہ داریاں

بچوں کو خود انحصاری (Self-independence) اور ذمہ داری کا احساس دلانے کے لیے انہیں گھر کے چھوٹے بڑے کاموں میں شامل کرنا ضروری ہے۔

کچن گارڈننگ (پودوں کی دیکھ بھال)

- بچوں کو مٹی، بیج اور گملوں سے متعارف کروائیں۔ انہیں چھوٹے پودے (جیسے دھنیا، پودینہ یا ٹماٹر) لگانے کا طریقہ سکھائیں۔
- روزانہ پودوں کو پانی دینے کی ذمہ داری بچوں کو سونپیں۔ یہ سرگرمی انہیں فطرت کے قریب لاتی ہے اور ان میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہے۔

لٹل شیف (بغیر آگ کے کوکنگ)

- بچوں کو کچن میں اپنی نگرانی میں چھوٹے موٹے کام سکھائیں، جیسے سینڈوچ بنانا، فروٹ چاٹ تیار کرنا، یا لیمونیڈ (شربت) بنانا۔
- اس سے نہ صرف وہ خود کفیل بنتے ہیں بلکہ ریاضی کے تصورات (جیسے پیمائش اور تولنا) کو بھی عملی طور پر سیکھتے ہیں۔

کمرے کی ترتیب اور صفائی

- بچوں کو اپنے کھلونے خود سمیٹنے، بستر درست کرنے اور الماری کو ترتیب دینے کی عادت ڈالیں۔ اسے ایک کھیل (جیسے "کون جلدی کمرہ صاف کرے گا") کی شکل دی جاسکتی ہے۔

اخلاقی تربیت، سماجی مہارتیں اور مثبت کمک

تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں کی کردار سازی اور ذہنی صحت پر توجہ دینا سب سے اہم پہلو ہے۔

انفرادی اختلافات کا احترام اور خاندانی وقت

- **انفرادی خصوصیات کی پہچان:** ہر بچہ منفرد ہوتا ہے۔ کچھ بچے انڈور گیمز (جیسے شطرنج، لڈو) پسند کرتے ہیں اور کچھ جسمانی کھیل۔ والدین کو بچوں کی انفرادی صلاحیتوں کے مطابق سرگرمیاں چننی چاہئیں۔
- **بورڈ گیمز اور خاندانی گفتگو:** شام کا وقت خاندان کے ساتھ گزاریں۔ لڈو، سکریبل، یا ذہنی آزمائش کے سوالات (Trivia) کے ذریعے پورا خاندان ایک ساتھ اچھا وقت گزار سکتا ہے۔

مثبت کمک (Positive Reinforcement)

- جب بچے کوئی تخلیقی کام کریں یا گھر کے کام میں ہاتھ بٹائیں، تو ان کی کھل کر تعریف کریں۔
- **ستارہ چارٹ (Star Chart):** گھر میں ایک چارٹ لگائیں، جہاں ہر اچھے کام یا نئی مہارت سیکھنے پر بچے کو ایک ستارہ (Star) دیا جائے۔

چھٹیوں کے آخر میں ان ستاروں کے بدلے انہیں کوئی پسندیدہ تحفہ یا پکنک کی صورت میں انعام دیں۔

چھٹیوں کا اصل مقصد صرف آرام کرنا نہیں بلکہ بچوں کو ذہنی سکون، تخلیقی مواقع اور مثبت سرگرمیوں کے ذریعے اپنی شخصیت بہتر بنانے کا موقع دینا ہے۔ اگر والدین کتاب خوانی، فنون، عملی زندگی کی مہارتوں اور خاندانی سرگرمیوں کو بچوں کی روزمرہ زندگی کا حصہ بنالیں تو بچے زیادہ ذمہ دار، پُراعتماد اور تخلیقی بن سکتے ہیں۔

یہ سرگرمیاں بچوں کی سوچ، صلاحیتوں اور سیکھنے کے انداز کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یوں چھٹیاں ایک یادگار اور بامقصد وقت ثابت ہوں گی، اور اسکول کھلنے پر بچے پہلے سے زیادہ ذہین، متحرک اور پُرجوش نظر آئیں گے۔

یاسر نواز

موبائل، اسکرین اور بچوں کی تربیت

آج کا دور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ موبائل فون، ٹیبلٹ، لیپ ٹاپ، ٹی وی اور انٹرنیٹ نے انسانی زندگی کو بے حد آسان بنا دیا ہے۔ معلومات تک رسائی، تعلیم، کاروبار، رابطے اور تفریح کے بے شمار ذرائع اب ایک اسکرین کے ذریعے میسر ہیں۔ جہاں یہ سہولتیں ترقی کی علامت ہیں، وہیں ان کا بے جا اور غیر محتاط استعمال بچوں کی تربیت، شخصیت، اخلاق اور ذہنی صحت پر گہرے اثرات مرتب کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور میں بچوں کی تربیت ایک بڑا چیلنج بن چکی ہے۔ بچہ پیدائش سے ہی ایک معصوم ذہن کے ساتھ دنیا میں آتا ہے۔ اس کے کردار، عادات، زبان، رویے اور سوچ کی بنیاد گھر کے ماحول، والدین کے اندازِ تربیت اور معاشرتی اثرات سے پڑتی ہے۔ پہلے زمانے میں بچے کھیل کے میدانوں، کتابوں، خاندان کے بڑوں، اساتذہ اور معاشرتی میل جول سے سیکھتے تھے، لیکن آج اسکرین نے ان سب ذرائع کی جگہ لینا شروع کر دی ہے۔ اب بہت سے بچے کھیلنے کے بجائے موبائل پر گیم کھیلتے ہیں، دوستوں سے بات چیت کے بجائے ویڈیوز دیکھتے ہیں، اور کہانیاں سننے کے بجائے کارٹونز یا شارٹ ویڈیوز میں مصروف رہتے ہیں۔

اسکرین کے مثبت پہلو:

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ اگر اسکرین کا درست اور محدود استعمال کیا جائے تو اس کے کئی فائدے بھی ہیں۔ تعلیمی ویڈیوز، معلوماتی پروگرام، زبان سیکھنے کی ایپس، ریاضی اور سائنس کی سرگرمیاں، آن لائن کورسز اور تخلیقی سافٹ ویئر بچوں کی سیکھنے کی صلاحیت میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ کئی بچے ٹیکنالوجی کے ذریعے نئی مہارتیں حاصل کرتے ہیں، جیسے ڈرائنگ، کوڈنگ، تحقیق، زبان دانی اور مسئلہ حل کرنا۔

1) تعلیم میں مددگار

اسکرین کے ذریعے بچے آسانی سے نئی چیزیں سیکھ سکتے ہیں۔ تعلیمی ویڈیوز، آن لائن کلاسز، ڈیجیٹل کتابیں اور لرننگ ایپس بچوں کے لیے بہت مفید ہیں۔ مشکل مضامین جیسے ریاضی، سائنس اور زبان کو ویڈیو یا اینیمیشن کے ذریعے آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔

مثال:

- ❑ حروفِ تہجی سیکھنے والی ایپس
- ❑ گنتی سکھانے والی ایپس
- ❑ ریاضی کے کھیل
- ❑ سائنس کے تجربات کی ویڈیوز

2) زبان سیکھنے میں آسانی

اسکرین کے ذریعے بچے نئی زبانیں سیکھ سکتے ہیں۔ انگلش، عربی یا دوسری زبانوں کے الفاظ، تلفظ اور جملے آسانی سے سیکھے جا سکتے ہیں۔ کارٹونز، کہانیاں اور زبان سکھانے والی ایپس بچوں کی زبان بہتر بناتی ہیں۔

فوائد:

- ❑ نئے الفاظ یاد ہوتے ہیں۔
- ❑ تلفظ بہتر ہوتا ہے۔
- ❑ بولنے میں اعتماد آتا ہے۔

3) تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ

اسکرین بچوں کو تخلیقی کام کرنے کا موقع دیتی ہے۔ بچے ڈرائنگ، پینٹنگ، ویڈیو سازی، موسیقی اور کہانیاں لکھنے جیسی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔

مثال:

- ❑ ڈرائنگ ایپس
- ❑ کہانی لکھنے کے اوزار
- ❑ موسیقی سیکھنے والی ایپس

4) معلومات تک فوری رسائی

اسکرین کے ذریعے دنیا بھر کی معلومات چند سیکنڈز میں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ بچے کسی بھی موضوع پر تحقیق کر سکتے ہیں، نئی چیزیں جان سکتے ہیں اور اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

مثال:

- ❑ جانوروں کے بارے میں معلومات
- ❑ خلا اور سیاروں کی تحقیق
- ❑ دنیا کے ممالک کے بارے میں جاننا

اسکرین کے منفی اثرات:

مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب اسکرین سہولت کے بجائے عادت بن جائے۔ ضرورت سے زیادہ اسکرین ٹائم بچوں کی جسمانی، ذہنی، جذباتی اور سماجی نشوونما پر منفی اثر ڈالتا ہے۔

1) جسمانی صحت پر اثرات

زیادہ دیر موبائل یا ٹی وی کے سامنے بیٹھنے سے بچوں کی جسمانی سرگرمی کم ہو جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں موٹاپا، کمزوری، تھکن، نظر کی خرابی، گردن اور کمر درد جیسی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ رات دیر تک موبائل استعمال کرنے سے نیند متاثر ہوتی ہے، اور نیند کی کمی بچے کی یادداشت، مزاج اور پڑھائی پر برا اثر ڈالتی ہے۔

2) ذہنی اور جذباتی اثرات

اسکرین کا مسلسل استعمال بچوں میں چڑچڑاپن، بے صبری، غصہ، توجہ کی کمی اور ذہنی دباؤ پیدا کر سکتا ہے۔ تیز رفتار ویڈیوز اور مسلسل بدلتے مناظر بچے کے دماغ کو فوری تفریح کا عادی بنا دیتے ہیں، جس سے وہ کتاب، سبق یا خاموش سرگرمی میں دلچسپی کم لینے لگتا ہے۔

3) سماجی رویوں پر اثرات

جو بچے زیادہ وقت اسکرین پر گزارتے ہیں وہ گھر والوں اور دوستوں کے ساتھ کم وقت گزارتے ہیں۔ اس سے گفتگو، برداشت، تعاون، احترام اور تعلقات بنانے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ بچہ حقیقی دنیا سے دور ہو کر ایک مصنوعی دنیا میں رہنے لگتا ہے۔

4) اخلاقی اور تربیتی نقصان

انٹرنیٹ پر ہر قسم کا مواد موجود ہے۔ اگر نگرانی نہ ہو تو بچے نامناسب ویڈیوز، زبان یا رویوں سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ بچے جو کچھ دیکھتے ہیں، اکثر وہی سیکھتے اور دہراتے ہیں۔ اس لیے اگر اسکرین پر غصہ، تشدد، بدتمیزی یا غیر اخلاقی مواد ہو تو اس کے اثرات بچے کی شخصیت میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔

5) تعلیمی کارکردگی پر اثرات

ضرورت سے زیادہ اسکرین ٹائم بچوں کی پڑھائی پر بھی منفی اثر ڈالتا ہے۔ جب بچہ زیادہ وقت موبائل گیمز، ویڈیوز یا سوشل میڈیا پر گزارتا ہے تو اس کی توجہ سبق، ہوم ورک اور مطالعہ سے ہٹ جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں یادداشت کمزور ہو سکتی ہے، سیکھنے کی رفتار متاثر ہوتی ہے اور امتحانات میں کارکردگی بھی کم ہو سکتی ہے۔

والدین کی ذمہ داری:

بچوں کی تربیت کا پہلا اور سب سے اہم ادارہ گھر ہے۔ والدین اگر خود ہر وقت موبائل میں مصروف رہیں تو بچے بھی وہی عادت اپنائیں گے۔ بچے نصیحت سے زیادہ عمل سے سیکھتے ہیں، اس لیے والدین کو خود بھی اسکرین کے متوازن استعمال کی مثال قائم کرنا ہوگی۔

والدین کی چند اہم ذمہ داریاں یہ ہیں:

- بچوں کے لیے روزانہ محدود اسکرین ٹائم مقرر کریں۔
- سونے سے پہلے موبائل یا ٹی وی بند کر دیں۔
- بچوں کے کمروں میں ذاتی موبائل نہ دیں۔
- تعلیمی اور عمر کے مطابق مواد منتخب کریں۔
- بچوں کے ساتھ گفتگو، کھیل اور مطالعہ کا وقت گزاریں۔
- کھانے کے دوران اسکرین کے استعمال سے گریز کریں۔
- بچے کے مزاج، عادت اور کارکردگی پر نظر رکھیں۔
- اسکرین کو رونے والے بچے کو چپ کرانے کا مستقل ذریعہ نہ بنائیں۔

اساتذہ کا کردار:

اساتذہ بھی بچوں کی تربیت میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسکول صرف کتابی علم دینے کی جگہ نہیں بلکہ کردار سازی کا مرکز بھی ہے۔ اساتذہ اگر بچوں کو وقت کی قدر، نظم و ضبط، اخلاق، ذمہ داری اور متوازن زندگی کا شعور دیں تو بچے بہتر انسان بن سکتے ہیں۔

اساتذہ درج ذیل اقدامات کر سکتے ہیں:

- طلبہ کو اسکرین ٹائم کے فائدے اور نقصانات سے آگاہ کریں۔
- کلاس روم میں عملی سرگرمیوں، گروپ ورک اور کھیل کو فروغ دیں۔
- کتاب پڑھنے کی عادت پیدا کریں۔
- تخلیقی کام جیسے ڈرائنگ، تقریر، لکھائی اور تجربات کروائیں۔
- والدین کے ساتھ رابطہ رکھیں اور مشترکہ حکمتِ عملی بنائیں۔
- بچوں کی توجہ، رویے اور دلچسپی کا مشاہدہ کریں۔
- طلبہ کو وقت کے درست استعمال اور روزانہ معمولات بنانے کی تربیت دیں۔
- بچوں میں مثبت ڈیجیٹل عادات پیدا کریں، جیسے محدود اور تعلیمی استعمال۔
- ہر بچے کی صلاحیت کے مطابق حوصلہ افزائی کریں تاکہ وہ اسکرین کے بجائے مثبت سرگرمیوں میں دلچسپی لے۔

متبادل سر گرمیاں:

گر بچوں کو اچھی مصروفیات دی جائیں تو وہ خود بخود اسکرین سے دور ہو سکتے ہیں۔ چند مفید سر گرمیاں یہ ہیں:

- باہر کھیلنا اور ورزش کرنا
- کتابیں پڑھنا
- کہانیاں سننا اور سنانا
- آرٹ اور دستکاری
- پزل اور ذہنی کھیل
- باغبانی
- خاندان کے ساتھ وقت گزارنا
- اسلامی اور اخلاقی تعلیمات سیکھنا
- روزمرہ کاموں میں مدد کرنا
- لکھنا اور ڈائری لکھنا
- نعت خوانی اور حمد پڑھنا
- فوٹو گرافی اور قدرتی مناظر دیکھنا
- سائنس کے چھوٹے تجربات کرنا

توازن ہی کامیابی ہے:

ٹیکنالوجی دشمن نہیں، مگر بے اعتدالی نقصان دہ ہے۔ اسکرین کو مکمل طور پر ختم کرنا شاید ممکن نہ ہو، لیکن اس کے استعمال میں توازن پیدا کرنا ضروری ہے۔ اصل ضرورت یہ ہے کہ اسکرین ہماری زندگی پر حاوی نہ ہو بلکہ ہم اس کے استعمال کے مالک رہیں۔

اگر گھر اور اسکول دونوں مل کر بچوں کو محبت، توجہ، نظم و ضبط اور اچھی عادات دیں، تو بچے نہ صرف ٹیکنالوجی کا درست استعمال سیکھیں گے بلکہ ایک مضبوط، بااخلاق، ذمہ دار اور کامیاب انسان بھی بنیں گے۔

اسکرین کا زمانہ ہماری حقیقت ہے، لیکن بچوں کی تربیت اس سے کہیں زیادہ اہم ذمہ داری ہے۔ والدین، اساتذہ اور معاشرہ اگر مل کر شعوری کوشش کریں تو ہم نئی نسل کو اسکرین کے نقصانات سے بچا کر اس کے فوائد سے روشناس کر سکتے ہیں۔ یہی متوازن سوچ ہمارے بچوں کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔

"ٹیکنالوجی کو اپنا غلام بنائیں، خود اس کا غلام نہ بنیں"

مالک خان سیال

گرمیوں کی تعلیمی سیر

بچوں کے لیے تفریح، مشاہدہ اور عملی سیکھنے کا بہترین موقع

گرمی کی چھٹیاں بچوں کے لیے صرف آرام، کھیل کود اور گھر میں وقت گزارنے کا نام نہیں، بلکہ یہ دن بچوں کی عملی تربیت، مشاہداتی صلاحیت، سماجی اعتماد اور فطرت سے تعلق مضبوط کرنے کا بہترین موقع بھی ہوتے ہیں۔ اگر والدین مناسب منصوبہ بندی کے ساتھ بچوں کو تعلیمی سیر پر لے جائیں تو یہ سیر صرف تفریح نہیں رہتی بلکہ بچے کے ذہن، اخلاق، علم اور شخصیت پر مثبت اثر ڈالتی ہے۔ کتابوں میں پڑھی ہوئی چیزیں جب بچہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے تو اس کا علم زیادہ پختہ ہو جاتا ہے۔

تعلیمی سیر کا مقصد یہ نہیں کہ بچوں کو صرف دور دراز یا مہنگے مقامات پر لے جایا جائے۔ اپنے شہر کا کوئی پارک، میوزیم، لائبریری، تاریخی مقام، زرعی فارم، چڑیا گھر، ریلوے اسٹیشن، پوسٹ آفس، فائر بریگیڈ اسٹیشن، سائنس سینٹر یا کوئی صاف ستھرا قدرتی مقام بھی بچے کے لیے بہت مفید تعلیمی تجربہ بن سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ والدین اس سیر کو مقصد، مشاہدہ، سوال جواب اور مثبت گفتگو کے ساتھ جوڑ دیں۔

تعلیمی سیر کیوں ضروری ہے؟

تعلیمی سیر بچوں کو کتابی علم سے باہر نکال کر عملی زندگی سے جوڑتی ہے۔ بچہ ماحول کو دیکھتا ہے، سوال کرتا ہے، چیزوں کا موازنہ کرتا ہے، لوگوں کے کام کو سمجھتا ہے اور اپنی معلومات کو حقیقی دنیا سے ملاتا ہے۔ اس طرح اس کے اندر اعتماد، غور و فکر، ذمہ داری اور سیکھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

- بچہ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر زیادہ بہتر سیکھتا ہے۔
- فطرت، تاریخ، سائنس اور معاشرتی زندگی سے تعلق مضبوط ہوتا ہے۔
- بچوں میں سوال کرنے اور سوچنے کی صلاحیت بڑھتی ہے۔
- گھر اور اسکول کے علم کو عملی زندگی سے جوڑنے میں مدد ملتی ہے۔
- بچوں میں نظم و ضبط، انتظار، صفائی اور اجتماعی آداب پیدا ہوتے ہیں۔
- خاندان کے ساتھ مثبت وقت گزارنے کا موقع ملتا ہے۔

سیر سے پہلے والدین کی تیاری

تعلیمی سیر کو کامیاب بنانے کے لیے والدین کو پہلے سے ہلکی سی منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ جگہ کا انتخاب بچے کی عمر، موسم، فاصلے، صحت اور دلچسپی کے مطابق ہو۔ بہت چھوٹے بچوں کے لیے قریب، محفوظ اور کم رش والی جگہ بہتر رہتی ہے، جبکہ بڑے بچوں کو تاریخی مقامات، میوزیم، سائنس سینٹر یا قدرتی مقامات زیادہ فائدہ دے سکتے ہیں۔

- ❖ مقام کا انتخاب پہلے سے کریں۔
- ❖ موسم، فاصلہ اور سفری وقت دیکھ لیں۔
- ❖ بچوں کو پہلے ہی بتا دیں کہ وہاں کیا دیکھنا اور سیکھنا ہے۔
- ❖ پانی، ہلکی خوراک، ٹوپی، رومال اور ضروری دوا ساتھ رکھیں۔
- ❖ بچوں کو موبائل کے بجائے مشاہدہ، سوال اور نوٹ بنانے کی ترغیب دیں۔
- ❖ سیر کو صرف کھانے پینے یا تصویریں بنانے تک محدود نہ رکھیں۔

سیر کے دوران مفید سرگرمیاں

تعلیمی سیر کے دوران بچوں کو خاموش تماشائی بنانے کے بجائے فعال سیکھنے والا بنایا جائے۔ والدین بچوں سے آسان سوالات کریں، انہیں چیزیں گننے، پہچاننے، رنگ، شکل، استعمال، فائدہ اور نقصان سمجھنے کا موقع دیں۔ بچے کو محسوس ہونا چاہیے کہ وہ صرف گھوم نہیں رہا بلکہ کچھ نیا دریافت کر رہا ہے۔

- ❖ بچے سے پوچھیں: تم نے یہاں سب سے نئی چیز کیا دیکھی؟
- ❖ کسی درخت، جانور، عمارت، مشین یا تاریخی چیز کے بارے میں بات کریں۔
- ❖ بچے کو تین چیزیں نوٹ کرنے کو کہیں جو اسے اچھی لگیں۔
- ❖ بچے کو صفائی، قطار، ٹکٹ، عملے کے احترام اور عوامی آداب سکھائیں۔
- ❖ جگہ کے بارے میں دو یا تین آسان معلومات بچے کو بتائیں۔
- ❖ بچے سے کہیں کہ واپسی پر وہ اس سیر کا مختصر احوال سنائے۔

تعلیمی سیر کے بعد کیا کیا جائے؟

سیر کے بعد بچوں سے گفتگو بہت اہم ہے۔ والدین اگر واپسی کے بعد بچوں سے پوچھیں کہ انہوں نے کیا دیکھا، کیا سیکھا اور کیا بات دلچسپ لگی تو بچے کی یادداشت اور اظہار دونوں بہتر ہوتے ہیں۔ بڑے بچوں سے مختصر تحریر، ڈرائنگ یا چارٹ بنوایا جا سکتا ہے۔

- بچے سے سیر کا زبانی خلاصہ سنیں۔
- چھوٹے بچوں سے تصویر بنوائیں۔
- بڑے بچوں سے پانچ جملے لکھوائیں۔
- بچے سے پوچھیں کہ اگلی بار وہ کیا دیکھنا چاہے گا۔
- سیر سے سیکھی ہوئی ایک اچھی عادت گھر میں نافذ کریں۔
- تصاویر کو صرف یادگار نہ بنائیں بلکہ ان پر گفتگو بھی کریں۔

عمر کے مطابق تعلیمی سیر کی سرگرمیاں

چھوٹے بچوں کے لیے سیر کو بہت سادہ، رنگین اور دلچسپ رکھنا چاہیے۔ انہیں درخت، پھول، جانور، پانی، پرندے، صفائی، ٹریفک اشارے اور آسان معاشرتی آداب سکھائے جا سکتے ہیں۔ بڑے بچوں کے لیے سیر کو مشاہدہ، تحقیق، سوال جواب اور مختصر رپورٹ سے جوڑا جا سکتا ہے۔

چھوٹے بچے

- رنگ، شکلیں اور چیزوں کے نام پہچاننا
- درخت، پودے، پھول اور پرندے دیکھنا
- پانی پینے، صفائی اور نظم کی عادت سیکھنا
- والدین کے ساتھ چلنا اور راستہ نہ چھوڑنا
- کوڑا ڈسٹ بن میں ڈالنے کی مشق کرنا

پرائمری بچے

- تاریخی یا قدرتی چیزوں کے بارے میں آسان معلومات لینا
- جانوروں، پودوں، عمارتوں یا مشینوں کا مشاہدہ کرنا
- سیر کے بعد چھوٹا سا پیراگراف لکھنا
- راستے، نقشے، فاصلے اور سمتوں کو سمجھنا
- عوامی جگہوں کے آداب سیکھنا

مڈل اور ہائی کلاس بچے

- مقام کی تاریخ یا اہمیت نوٹ کرنا
- سیر کے بعد رپورٹ یا پریزنٹیشن بنانا
- صفائی، ماحول، ٹریفک اور سہولیات کا جائزہ لینا
- تصاویر کے ساتھ تعلیمی نوٹس تیار کرنا
- خاندان یا کلاس کے سامنے اپنا تجربہ بیان کرنا
- سیر کے مقام بارے کوئی وڈیو ریکارڈ کرنا

گرمی میں احتیاطی ہدایات

گرمی کی چھٹیوں میں سیر کرتے وقت بچوں کی صحت سب سے اہم ہے۔دھوپ، پانی کی کمی، تھکن اور غیر معیاری خوراک بچوں کو جلد متاثر کر سکتی ہے۔اس لیے والدین کو ہر سیر میں احتیاط کو لازمی حصہ بنانا چاہیے۔

- ❖ سخت دھوپ کے اوقات میں باہر نہ نکلیں۔
- ❖ صبح یا شام کا وقت زیادہ مناسب ہے۔
- ❖ بچوں کو بار بار پانی پلائیں۔
- ❖ ٹوپی، ہلکے کپڑے اور آرام دہ جوتے پہنائیں۔
- ❖ بازار کی کھلی ہوئی یا غیر معیاری چیزیں نہ کھلائیں۔
- ❖ بہت زیادہ ٹھنڈے مشروبات سے پرہیز کروائیں۔
- ❖ چھوٹے بچوں کو اکیلا نہ چھوڑیں۔
- ❖ رش والی جگہوں پر بچوں کا ہاتھ پکڑ کر رکھیں۔
- ❖ ہر بچے کو اپنا نام، والد کا نام اور رابطہ نمبر یاد کروائیں۔
- ❖ سفر سے پہلے ضروری دوا، ٹشو، رومال اور پانی ساتھ رکھیں۔

والدین کے لیے ضروری ہدایات

تعلیمی سیر کا اصل فائدہ تب ہوتا ہے جب والدین اسے تربیت کے ساتھ جوڑتے ہیں۔بچوں کو ڈانٹ ڈپٹ کے بجائے محبت سے سمجھایا جائے۔سیر کے دوران ہر وقت موبائل استعمال کرنے کے بجائے بچوں کے ساتھ گفتگو کی جائے۔والدین کا اپنا رویہ بچے کے لیے سب سے بڑا سبق ہوتا ہے۔

- ❖ سیر سے پہلے بچوں کو مقصد سمجھائیں۔
- ❖ بچوں کو صفائی، ادب اور نظم کی یاد دہانی کروائیں۔
- ❖ ہر جگہ عملے، بزرگوں اور دوسرے لوگوں کا احترام سکھائیں۔
- ❖ بچے کی بات سنیں اور اس کے سوالات کو اہمیت دیں۔
- ❖ سیر کے دوران غیر ضروری خریداری سے بچیں۔
- ❖ ہر جگہ کوڑا ڈسٹ بن میں ڈالنے کی عملی تربیت دیں۔
- ❖ تصویریں بنانے کے ساتھ مشاہدہ کرنے کی عادت بھی ڈالیں۔
- ❖ سیر کو مقابلہ یا دکھاوا نہ بنائیں بلکہ سیکھنے کا ذریعہ بنائیں۔

حاصلِ کلام

گرمی کی چھٹیوں میں تعلیمی سیر بچوں کے لیے خوشی، صحت، تربیت اور عملی علم کا بہترین ذریعہ ہے۔والدین اگر مناسب منصوبہ بندی، احتیاط اور مقصد کے ساتھ بچوں کو مختلف مقامات دکھائیں تو بچے صرف گھومتے نہیں بلکہ دیکھتے، سوچتے، سمجھتے اور سیکھتے ہیں۔ تعلیمی سیر بچے کو کتاب، گھر، اسکول، فطرت اور معاشرے کے درمیان ایک خوبصورت تعلق فراہم کرتی ہے۔

گاس لیے والدین کو چاہیے کہ گرمی کی چھٹیوں کو ضائع ہونے والا وقت نہ سمجھیں بلکہ بچوں کی شخصیت سازی کا سنہری موقع سمجھیں۔ محفوظ، سادہ، بامقصد اور تربیتی سیر بچوں کے دل و دماغ پر دیرپا اثر چھوڑتی ہے اور انہیں ایک بااعتماد، باشعور، صحت منداور ذمہ دار انسان بنانے میں مدد دیتی ہے۔

پہاڑے یاد کروانے کے دلچسپ طریقے

ریاضی بنیادی مضامین میں شمار ہوتی ہے اور پہاڑے / ٹیبلز اس کی مضبوط بنیاد سمجھے جاتے ہیں۔ اگر بچوں کو شروع سے ہی ٹیبل اچھی طرح یاد ہوں تو جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم جیسے سوالات آسان ہو جاتے ہیں۔ اکثر بچے ٹیبل کو مشکل اور بور سمجھتے ہیں کیونکہ انہیں روایتی انداز میں صرف رٹایا جاتا ہے۔ جدید دور میں اساتذہ اور والدین مختلف دلچسپ اور تخلیقی طریقوں کے ذریعے بچوں کو آسانی اور خوشی کے ساتھ ٹیبل یاد کروا سکتے ہیں۔ جب سیکھنے کے عمل میں کھیل، سرگرمی، رنگ اور دلچسپی شامل ہو تو بچے زیادہ توجہ دیتے ہیں اور جلد سیکھتے ہیں۔

نظم اور ردھم کے ذریعے ٹیبل یاد کروانا

بچے گانے، شاعری اور ردھم کو جلد یاد رکھتے ہیں۔ اگر ٹیبل کو مخصوص انداز، تال یا ردھم کے ساتھ پڑھایا جائے تو بچے خوشی کے ساتھ اسے دہراتے ہیں۔ اس طریقے میں بچے بور نہیں ہوتے بلکہ سیکھنے کے عمل سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ کلاس روم میں تالیاں بجا کر یا آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ ٹیبل پڑھانے سے بچوں کی توجہ برقرار رہتی ہے۔

فوائد:

- بچوں کی یادداشت مضبوط ہوتی ہے
- سیکھنے میں دلچسپی بڑھتی ہے
- بوریت کم ہوتی ہے
- بچے جلد اور دیر تک یاد رکھتے ہیں

رنگین فلیش کارڈز کا استعمال

رنگین کارڈز بچوں کی توجہ فوراً اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں اور سیکھنے کے عمل کو مزید دلچسپ بنا دیتے ہیں۔ اگر سوالات اور جوابات مختلف رنگوں میں تیار کیے جائیں تو بچے کھیل کھیل میں ٹیبل آسانی سے یاد کر لیتے ہیں۔ یہ طریقہ خاص طور پر چھوٹے بچوں کے لیے نہایت مفید ہے کیونکہ وہ رنگوں، تصویروں اور دلکش انداز سے جلد متاثر ہوتے ہیں۔ رنگین کارڈز کے ذریعے بار بار مشق کرنے سے بچوں کی یادداشت مضبوط ہوتی ہے اور ان کا سیکھنے میں اعتماد بھی بڑھتا ہے۔ اس سرگرمی سے بچے بور نہیں ہوتے بلکہ خوشی اور دلچسپی کے ساتھ مسلسل سیکھتے رہتے ہیں۔

فوائد:

- بچوں کی توجہ برقرار رہتی ہے
- ذہنی مشق میں اضافہ ہوتا ہے
- یادداشت بہتر ہوتی ہے
- بچے خود اعتمادی کے ساتھ جواب دینا سیکھتے ہیں

کھیل کے ذریعے ٹیبل یاد کروانا

بچے فطری طور پر کھیل پسند کرتے ہیں، اس لیے کھیل کے ذریعے سیکھنا نہایت مؤثر طریقہ ہے۔ جب ٹیبل کو کسی سرگرمی یا مقابلے کی شکل دی جائے تو بچے زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ کھیل کے دوران بچے خوش رہتے ہیں اور بغیر دباؤ کے سیکھتے ہیں۔ اس طریقے سے نہ صرف ان کی یادداشت مضبوط ہوتی ہے بلکہ سیکھنے کا عمل بھی ان کے لیے مزید آسان اور مزے دار بن جاتا ہے۔ ایسے تعلیمی کھیل بچوں میں اعتماد بڑھاتے ہیں اور انہیں بار بار مشق کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

فوائد:

- سیکھنے کا عمل دلچسپ بنتا ہے
- بچے سرگرم اور پرجوش رہتے ہیں
- ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے
- بچوں کا اعتماد بڑھتا ہے

روزمرہ زندگی سے تعلق پیدا کرنا

اگر بچوں کو یہ بتایا جائے کہ ٹیبل روزمرہ زندگی میں کہاں استعمال ہوتے ہیں تو وہ ریاضی کو زیادہ اہم سمجھتے ہیں۔ خریداری، وقت کی تقسیم، چیزوں کی گنتی اور مختلف عملی کاموں میں ضرب کے استعمال کو سمجھانے سے بچوں کی دلچسپی بڑھتی ہے۔ اس طریقے سے بچے صرف رٹنے کے بجائے سمجھ کر سیکھتے ہیں۔

فوائد:

- بچوں کی سمجھ بہتر ہوتی ہے
- ریاضی آسان محسوس ہوتی ہے
- عملی زندگی سے تعلق بنتا ہے
- بچوں کی سوچنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے

ڈیجیٹل ایپس اور ویڈیوز کا استعمال

آج کے دور میں ٹیکنالوجی تعلیم کا اہم حصہ بن چکی ہے۔ مختلف موبائل ایپس، آن لائن گیمز اور تعلیمی ویڈیوز بچوں کو دلچسپ انداز میں ٹیبل یاد کروانے میں مدد دیتی ہیں۔ ان میں رنگ، آواز، حرکت اور اینیمیشن شامل ہوتے ہیں جو بچوں کی توجہ کو برقرار رکھتے ہیں۔

فوائد:

- جدید انداز میں سیکھنے کا موقع ملتا ہے
- بچے زیادہ دلچسپی لیتے ہیں
- گھر میں بھی آسانی سے پریکٹس ہو جاتی ہے
- بچوں کی تخلیقی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے

گروپ سرگرمیوں کے ذریعے سیکھنا

گروپ سرگرمیوں میں بچے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر سیکھتے ہیں۔ اس طریقے میں مقابلے، سوال و جواب اور ٹیم ورک شامل ہوتے ہیں۔ بچے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور خوشی کے ساتھ حصہ لیتے ہیں۔

فوائد:

- ٹیم ورک کی عادت پیدا ہوتی ہے
- اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے
- بچوں کی سماجی صلاحیت بہتر ہوتی ہے
- سیکھنے کا ماحول خوشگوار بنتا ہے

روزانہ مختصر مشق

ٹیبل یاد کرنے کے لیے مستقل مزاجی بہت ضروری ہے۔ اگر بچے روزانہ تھوڑا وقت ٹیبل دہرانے میں صرف کریں تو وہ آسانی سے یاد ہو جاتے ہیں۔ مختصر اور باقاعدہ مشق بچوں پر ذہنی دباؤ نہیں ڈالتی۔

فوائد:

- یادداشت مضبوط رہتی ہے
- بچے جلد نہیں بھولتے
- آہستہ آہستہ مکمل ٹیبل یاد ہو جاتے ہیں
- سیکھنے میں اعتماد پیدا ہوتا ہے

اساتذہ اور والدین کا کردار

ٹیبل یاد کروانے میں اساتذہ اور والدین کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ اگر وہ بچوں کو محبت، صبر اور حوصلہ افزائی کے ساتھ سکھائیں تو بچے زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ ڈانٹ ڈپٹ کے بجائے مثبت رویہ بچوں کے اعتماد کو بڑھاتا ہے۔ گھر اور اسکول دونوں جگہ خوشگوار تعلیمی ماحول بچوں کی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جب والدین روزانہ بچوں کے ساتھ تھوڑی دیر مشق کرتے ہیں اور اساتذہ کلاس میں دلچسپ سرگرمیوں کے ذریعے سکھاتے ہیں تو بچے نہ صرف جلدی سیکھتے ہیں بلکہ سیکھنے سے لطف بھی اندوز ہوتے ہیں۔ تعریف اور حوصلہ افزائی بچوں کے اندر آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا کرتی ہے، جس سے ان کی کارکردگی مزید بہتر ہو جاتی ہے۔

فوائد:

- بچوں کا اعتماد بڑھتا ہے
- سیکھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے
- بچوں کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے
- والدین اور بچوں کے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں

ٹیبل یاد کروانا اگر دلچسپ، تخلیقی اور عملی انداز میں کیا جائے تو بچے نہ صرف جلدی سیکھتے ہیں بلکہ ریاضی سے محبت بھی کرنے لگتے ہیں۔ کھیل، سرگرمیوں، رنگین مواد، ٹیکنالوجی اور مثبت ماحول کے ذریعے سیکھنے کا عمل آسان اور خوشگوار بنایا جا سکتا ہے۔ اساتذہ اور والدین اگر جدید طریقے اپنائیں تو بچے اعتماد، خوشی اور دلچسپی کے ساتھ ریاضی سیکھ سکتے ہیں۔ اس طرح بچے صرف ٹیبل یاد نہیں کرتے بلکہ ریاضی کو سمجھنا بھی شروع کر دیتے ہیں، جو ان کی تعلیمی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مثبت اور دوستانہ اندازِ تعلیم بچوں کی ذہنی صلاحیتوں کو بڑھاتا ہے اور انہیں مستقبل میں بہتر سیکھنے کے لیے تیار کرتا ہے۔

محمد سلیمان

گرمی کی چھٹیاں: بچوں کی تخلیقی نشوونما

ماضی میں گرمیوں کی چھٹیوں کا تصور صرف نانی دادی کے گھر جانے، سارا دن کھیلنے یا اسکول سے ملنے والے بوجھل ہوم ورک کو جیسے تیسے مکمل کرنے تک محدود تھا۔ لیکن آج کے دور میں، تعلیمی ماہرین اس دورانیے کو بچوں کی زندگی کا "گولڈن پیریڈ" (Golden Period) قرار دیتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جہاں بچہ اسکول کے گھنٹے (Bell) اور امتحانات کے خوف سے آزاد ہو کر اپنی رفتار سے سیکھتا ہے۔

تعلیمی نفسیات اور تخلیقی صلاحیت کا تعلق

نفسیاتی اصولوں کے مطابق، انسانی دماغ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ بایاں حصہ منطق اور ریاضی سنبھالتا ہے، جبکہ دایاں حصہ تخلیق، آرٹ اور تخیل کا مرکز ہے۔ اسکول کا روایتی نصاب زیادہ تر بائیں دماغ کو تھکاتا ہے۔ گرمیوں کی چھٹیاں دائیں دماغ کو متحرک کرنے کا بہترین موقع فراہم کرتی ہیں۔

مثبت کمک (Positive Reinforcement)

جب بچہ چھٹیوں میں کوئی اپنی پسند کا ماڈل بناتا ہے یا کہانی لکھتا ہے اور اسے داد ملتی ہے، تو اس کا "سیلف اسٹیم" (Self-Esteem) یعنی خود اعتمادی بلند ہوتی ہے۔

انفرادی اختلافات (Individual Differences)

کلاس روم میں استاد کے لیے 40 بچوں کی انفرادی صلاحیتوں پر توجہ دینا مشکل ہوتا ہے۔

چھٹیاں والدین اور اساتذہ کو موقع دیتی ہیں کہ وہ ہر بچے کے منفرد رجحان (خواہ وہ سائنس ہو، آرٹ ہو، یا زبان) کو پہچانیں اور اس کے مطابق سرگرمیاں ترتیب دیں۔

چھٹیوں کا متوازن شیڈول (Time Management)

مضمون کے اس حصے میں اس بات پر زور دینا ضروری ہے کہ تخلیق آزادی مانگتی ہے، لیکن بے نظمی نہیں۔ بچوں کے ساتھ مل کر ایک ایسا لچکدار ٹائم ٹیبل بنایا جائے جس میں:

- صبح کا وقت: ذہنی اور ڈیجیٹل سرگرمیوں کے لیے۔
- دوپہر کا وقت: مطالعہ، انڈور گیمز اور آرٹ کے لیے۔
- شام کا وقت: جسمانی کھیل اور باغبانی کے لیے مخصوص ہو۔

ڈیجیٹل خواندگی، کوڈنگ اور جدید دور کے تقاضے

موجودہ صدی ٹیکنالوجی کی ہے۔ بچوں کو اسکرین سے مکمل دور رکھنا ممکن نہیں، اس لیے حکمتِ عملی یہ ہونی چاہیے کہ انہیں "پیسیو کنزیومر" (صرف ویڈیوز دیکھنے والا) بنانے کے بجائے "ایکٹو کریئٹر" (ٹیکنالوجی بنانے والا) بنایا جائے۔

بلاک بیسڈ کوڈنگ اور منطقی سوچ (Game Design & Scratch)

کمپیوٹر پروگرامنگ اب کوئی خشک مضمون نہیں رہا۔ چھٹیوں میں بچے اسکریچ (Scratch) یا بلاکلی (Blockly) جیسے پلیٹ فارمز کے ذریعے گیمز اور اینی میشنز بنا سکتے ہیں۔

- **طریقہ کار:** بچے مختلف رنگ برنگے بلاکس کو جوڑ کر لاجک (Logic) بناتے ہیں۔ جیسے: "اگر بلی اسپرائٹ دیوار کو چھوئے، تو اسکور میں 1 نمبر کا اضافہ ہو جائے"۔

- **فائدہ:** اس سے بچوں میں مسائل کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کرنے (Decomposition) اور انہیں حل کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

الف لیلیٰ کڈز ڈیجیٹل لائبریری اور کتاب خوانی کا فروغ

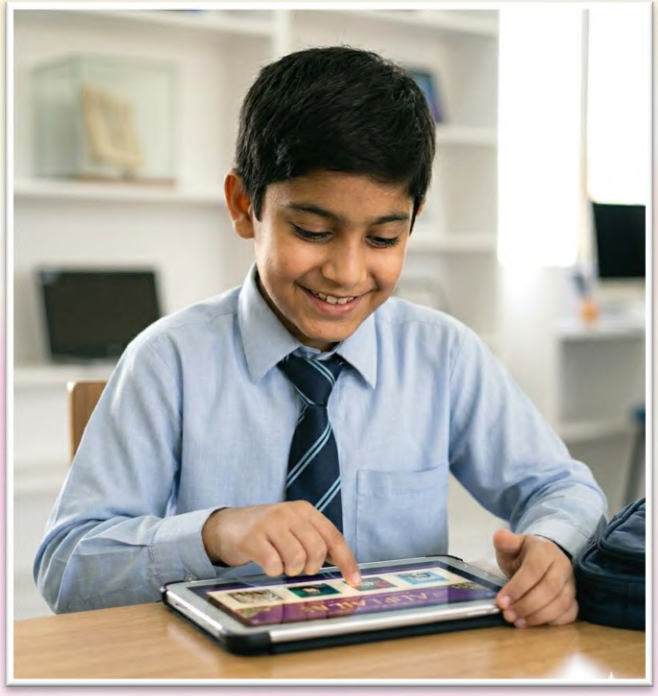

مطالعہ کی عادت کو ڈیجیٹل دور کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

ڈیجیٹل لائبریری کا تعارف: بچوں کو ایسی ایپس اور ویب سائٹس سے روشناس کروایا جائے جہاں آڈیو بکس، انٹرایکٹو کہانیاں اور رنگ برنگی تصویری کتب موجود ہوں۔

کتاب خوانی کے مقابلے (Book Reading Competitions)

گھروں یا محلے کی سطح پر "بک ریڈنگ چیلنج" شروع کیا جائے۔ ہر بچہ ہفتے میں ایک کتاب پڑھے اور اس کا ایک چھوٹا سا "بک ریویو" (Book Review) یا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھے۔ یہ سرگرمی ان کی اردو اور انگریزی تحریری صلاحیتوں کو بے پناہ جلا بخشتی ہے۔

روبوٹکس اور آرٹیفیشل انٹیلیجنس (AI) کا بنیادی تعارف

مارکیٹ میں دستیاب چھوٹی اور سستی روبوٹکس کٹس (جیسے Arduino یا بنیادی سائنسی کٹس) کی مدد سے بچے گھر بیٹھے چھوٹے موٹر، سینسرز اور ایل ای ڈی لائٹس کو جوڑ کر ورکنگ ماڈلز بنا سکتے ہیں۔ یہ سرگرمی ان کے اندر کے سائنسدان کو بیدار کرتی ہے۔

ہینڈز آن لرننگ (Hands-on Learning)، آرٹ اینڈ کرافٹ اور سائنسی تجربات

ری سائیکلنگ آرٹ اور کچن ویسٹ مینجمنٹ

ماحولیاتی آلودگی کے اس دور میں بچوں کو "Waste to Wealth" کا تصور دینا ضروری ہے۔

- **سرگرمی:** گھر میں موجود بیکار گتے کے ڈبے، پلاسٹک کی بوتلیں، آئس کریم کی اسٹکس اور پرانے اخبارات جمع کریں۔ بچوں کو ٹاسک دیں کہ وہ ان سے کوئی کارآمد چیز بنائیں، جیسے: پنسل ہولڈر، پرندوں کے لیے دانہ پانی رکھنے کا برتن، یا کھلونا کار۔

- **فائدہ:** اس سے بچوں میں پائیدار زندگی (Sustainable Living) اور وسائل کو ضائع نہ کرنے کا شعور پیدا ہوتا ہے۔

مصوری، خطاطی اور اوریگامی (Origami)

- **اوریگامی (کاغذ موڑنے کا فن)**: صرف رنگین کاغذ کی مدد سے کشتیاں، ہوائی جہاز، جانور اور پھول بنانا بچوں کی انگلیوں کے پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے (Fine Motor Skills)۔
- **خطاطی (Calligraphy)**: اردو خوشخطی کو بہتر بنانے کے لیے چھٹیاں بہترین وقت ہیں۔ روزانہ ایک صفحہ خوبصورت لکھائی کا لکھنا بچوں کی ہینڈ رائٹنگ کو سدھارتا ہے۔

لائف اسکلز (Life Skills)، باغبانی اور جامع حاصلِ کلام

باغبانی (Gardening) اور فطرت سے دوستی

بچوں کو مٹی اور پودوں کے قریب لانا ان کی ذہنی صحت کے لیے اکسیر ہے۔

- **سرگرمی**: بچوں کو نرسری سے مٹی اور گملے لا کر دیں۔ انہیں سکھائیں کہ بیج (جیسے دھنیا، پودینہ یا ٹماٹر) کیسے بوئے جاتے ہیں۔ روزانہ پودے کو پانی دینا اور اس کی نشوونما کا ریکارڈ ایک ڈائری میں رکھنا بچوں کو قدرت کے قریب لاتا ہے۔
- **نفسیاتی فائدہ**: یہ سرگرمی بچوں میں "صبر" (Patience) پیدا کرتی ہے کیونکہ پودا ایک رات میں بڑا نہیں ہوتا۔

کُکنگ کے بنیادی اصول اور خود انحصاری

بچوں کو (خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی) اپنے بنیادی کام خود کرنے آنے چاہئیں۔

- **سرگرمی**: بغیر آگ کے لیمونیڈ (شربت) بنانا، سینڈوچ تیار کرنا، پھلوں کی چاٹ بنانا، یا کھانے کے بعد اپنے برتن خود دھونا۔
- **فائدہ**: یہ چھوٹی چھوٹی عادتیں بچوں کو مستقبل میں خود مختار اور ذمہ دار بناتی ہیں۔

گرمی کی چھٹیاں بچوں کی پوشیدہ صلاحیتوں کو نکھارنے کا بہترین موقع ہیں۔ کھیل، تخلیقی سرگرمیوں، کتاب خوانی اور تجربات کے ذریعے حاصل ہونے والا علم بچوں کی شخصیت کو مضبوط بناتا ہے۔

ارسلان شاکر

مہمان نوازی کے آداب

مہمان نوازی اسلامی معاشرت کا ایک حسین وصف اور اعلیٰ اخلاق کی علامت ہے۔ اسلام نے مہمان کے احترام، عزت اور خدمت کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ مہمان خواہ رشتہ دار ہو، دوست ہو یا اجنبی، اس کے ساتھ خوش اخلاقی اور محبت کا برتاؤ کرنا مسلمان کی شان ہے۔ مہمان نوازی دلوں کو قریب کرتی، محبتوں کو فروغ دیتی اور معاشرے میں اخوت اور ہمدردی کی فضا قائم کرتی ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے مہمان کی عزت و تکریم کو بہت اہمیت دی اور امت کو اس کے آداب سکھائے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ مہمان نوازی کو اپنی زندگی کا حصہ بنائے۔

مہمان نوازی کے آداب

مہمان کا خوش دلی سے استقبال کریں۔

حدیث: ''جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔'' (بخاری، مسلم)

مہمان کو سلام اور مسکراہٹ سے خوش آمدید کہیں۔

حدیث: ''تم سلام کو آپس میں عام کرو۔'' (مسلم)

مہمان کے لیے مناسب نشست کا انتظام کریں۔

قرآن: ''مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو۔'' (المجادلہ: 11)

مہمان کے ساتھ نرم اور خوشگوار گفتگو کریں۔

قرآن: ''لوگوں سے بھلی بات کہو۔'' (البقرہ: 83)

اپنی استطاعت کے مطابق بہترین تواضع کریں۔

حدیث: ''مہمان کی خاطر تواضع کرو۔'' (بخاری)

مہمان کو انتظار اور تکلیف میں نہ رکھیں۔

حدیث: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ رہیں۔'' (بخاری)

مہمان کی ضروریات کا خیال رکھیں۔

قرآن: ''نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔'' (المائدہ: 2)

مہمان کے لیے دعا اور نیک تمناؤں کا اظہار کریں۔

حدیث: ''جو اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے، فرشتے اس کے لیے بھی دعا کرتے ہیں۔'' (مسلم)

سرگرمیاں

- طلبہ مہمان کے استقبال کا عملی مظاہرہ کریں۔
- بچے مہمان نوازی پر مبنی رول پلے پیش کریں۔
- طلبہ "اچھے میزبان کی خوبیاں" کے عنوان سے چارٹ بنائیں۔
- گھر میں آنے والے مہمان کے لیے خدمت کا عہد کریں۔
- مہمان نوازی کے اسلامی واقعات پر گفتگو کی جائے۔
- طلبہ مہمان کے لیے دعائیہ جملے یاد کریں۔

مہمان نوازی محبت، اخلاص اور حسنِ اخلاق کا عملی اظہار ہے۔ ایک اچھا میزبان نہ صرف اپنے مہمان کا دل جیت لیتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کرتا ہے۔ اگر بچوں کو شروع سے مہمان نوازی کے آداب سکھائے جائیں تو وہ بڑے ہو کر بااخلاق، مہذب اور دوسروں کا خیال رکھنے والے افراد بنیں گے۔ آیئے ہم مہمان نوازی کو اپنی معاشرتی زندگی کا حصہ بنائیں اور ہر آنے والے مہمان کا خیر مقدم محبت، احترام اور خوش دلی سے کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں مہمانوں کی عزت و خدمت کرنے اور بہترین اخلاق اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ارسلان شاکر

چراغ جن سے دئیے بے شمار روشن ہوں

(غزالی سکول عیسیٰ خیل، میانوالی)

ضلع میانوالی کی تحصیل **عیسیٰ خیل** تاریخی، تہذیبی اور ثقافتی اعتبار سے خطۂ پنجاب کا ایک ممتاز علاقہ شمار ہوتی ہے۔ دریائے سندھ کے کنارے آباد یہ سرزمین اپنی زرخیز مٹی، قبائلی روایات، مہمان نوازی اور علم دوستی کے باعث ایک منفرد شناخت رکھتی ہے۔ عیسیٰ خیل نے مختلف ادوار میں ایسی علمی، دینی اور سماجی شخصیات کو جنم دیا جنھوں نے اپنے کردار اور خدمات سے علاقے کا نام روشن کیا۔ معروف دینی و علمی شخصیت **مولانا محمد اسلم شیخ**، سماجی خدمات کے حوالے سے نمایاں **ملک امیر محمد خان** اور دیگر بااثر شخصیات اسی دھرتی کا سرمایہ ہیں۔ اگرچہ ماضی میں یہ علاقہ بڑے شہروں جیسی تعلیمی سہولیات سے محروم تھا، لیکن یہاں کے لوگوں میں تعلیم کے فروغ اور نئی نسل کی بہتر تربیت کا جذبہ ہمیشہ موجود رہا۔ یہی وجہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ عیسیٰ خیل میں تعلیمی شعور بیدار ہوا اور معیاری تعلیم کے حصول کی خواہش ایک اجتماعی ضرورت بن گئی، جس نے اس خطے میں کئی مثبت تعلیمی اقدامات کی بنیاد رکھی۔

اسی تعلیمی ضرورت اور شعور کے تناظر میں **غزالی سکول عیسیٰ خیل** کی بنیاد سال 2011ء میں رکھی گئی۔اس ادارے کے قیام کی نگرانی سابق پرنسپل **شاہ جہاں صاحب** نے کی۔ آغاز نہایت محدود وسائل کے ساتھ ہوا۔ صرف تین اساتذہ اور بیس طلبہ پر مشتمل یہ تعلیمی سفر بظاہر ایک چھوٹا سا قدم تھا، لیکن اس کے پس منظر میں ایک بڑا خواب موجود تھا۔اساتذہ نے گھر گھر جا کر والدین سے رابطے کیے، تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا اور داخلہ مہم کے ذریعے کمیونٹی کا اعتماد حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ یہی اخلاص، محنت اور مستقل مزاجی آنے والے برسوں میں ادارے کی ترقی کی بنیاد بنی۔

سکول کا رقبہ تقریباً **سوا تین کنال** پر مشتمل ہے۔ ابتدا میں محدود سہولیات کے باوجود ادارے نے تعلیمی میدان میں اپنی شناخت بنانا شروع کر دی۔ وقت کے ساتھ طلبہ کی تعداد میں اضافہ ہوا، تعلیمی سرگرمیوں میں وسعت آئی اور علاقے کے لوگوں کا اعتماد مضبوط ہوتا گیا۔ والدین نے محسوس کیا کہ غزالی سکول عیسیٰ خیل صرف نصابی تعلیم ہی نہیں دے رہا بلکہ نئی نسل کی اخلاقی اور فکری تربیت میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

غزالی سکول عیسیٰ خیل کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہاں نصابی تعلیم کے ساتھ ہم نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کو بھی خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ طلبہ نے **یادِ اقبال مقابلہ جات** میں حصہ لے کر ضلعی سطح پر نمایاں پوزیشنز حاصل کیں۔ اسی طرح **STEM Education** کے مقابلوں میں ادارے کے طلبہ نے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ دو طلبہ نے ضلعی سطح پر نمایاں کامیابیاں حاصل کیں جبکہ ایک طالبہ نے اپنی بہترین کارکردگی کی بدولت لیپ ٹاپ حاصل کیا۔ یہ کامیابیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ دیہی علاقے کے بچے بھی مناسب رہنمائی اور مواقع میسر آنے پر کسی سے پیچھے نہیں رہتے۔

ادارے کی ترقی میں اس کے مخلص اور محنتی اساتذہ کا کردار ہمیشہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ سینئر اور جونیئر اساتذہ نے ہر مشکل مرحلے میں انتظامیہ کا ساتھ دیا اور ادارے کی بہتری کے لیے بھرپور کردار ادا کیا۔ اساتذہ کی یہی ٹیم ورک اور خلوص آج سکول کی کامیابیوں کی بنیاد ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کے میدان میں بھی سکول نے منفرد پہچان قائم کی ہے۔ علاقے کے دیگر تعلیمی اداروں کے مقابلے میں یہاں طلبہ کی اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ اسی مقصد کے تحت نصاب کے ساتھ **تعمیرِ سیرت** کا مضمون شامل کیا گیا، جس نے طلبہ کی شخصیت سازی اور کردار سازی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ تاوقتِ تحریر ادارہ میں 253 طلبہ وطالبات زیرِ تعلیم ہیں اور 13 اساتذہ علم کی روشنی بکھیرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔

غزالی سکول عیسیٰ خیل کے فارغ التحصیل طلبہ آج مختلف شعبہ ہائے زندگی میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور اپنے ادارے کے لیے باعثِ فخر ہیں۔ **توثیق حیدر** وکالت کے شعبے سے وابستہ ہیں، **عنایت اللہ** کامیاب کاروباری شخصیت کے طور پر اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں، **اقراء ملک** میڈیکل کے شعبے میں نمایاں مقام حاصل کر رہی ہیں، **مقدس بی بی** ہنر مندی کے میدان میں اپنی شناخت بنا چکی ہیں جبکہ **علی حیدر** انجینئرنگ کے شعبے میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہے ہیں۔ یہ کامیابیاں اس ادارے کی علمی و تربیتی کاوشوں کی روشن دلیل ہیں۔

غزالی سکول عیسیٰ خیل آج علاقے میں معیاری تعلیم، بہترین تربیت اور مثبت اقدار کی علامت بن چکا ہے۔ تاہم ترقی کا سفر ابھی جاری ہے۔ ادارے کے مستقبل کے منصوبوں میں STEM ایجوکیشن کے فروغ کے لیے جدید کمپیوٹر لیب کا قیام، طلبہ کے لیے الیکٹرک واٹر کولر کی فراہمی اور جدید تعلیمی سہولیات کی مزید توسیع شامل ہے۔ یہ تمام اقدامات اس عزم کا اظہار ہیں کہ آنے والے برسوں میں غزالی سکول عیسیٰ خیل نہ صرف تعلیمی میدان میں مزید کامیابیاں سمیٹے گا بلکہ علاقے کی نئی نسل کی تعمیر و ترقی میں بھی پہلے سے بڑھ کر اپنا کردار ادا کرے گا۔

آج غزالی سکول عیسیٰ خیل اس حقیقت کی روشن مثال ہے کہ جب اخلاص، محنت اور مقصدیت یکجا ہو جائیں تو محدود وسائل بھی عظیم کامیابیوں کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتے۔ یہ ادارہ علم کی روشنی کے ساتھ کردار کی خوشبو بھی پھیلا رہا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ آنے والے برسوں میں اس کی خدمات کا دائرہ مزید وسیع ہوگا اور یہ چراغ نسل در نسل روشنی بکھیرتا رہے گا۔

سلمیٰ ارشد (پرنسپل)

میرا تعلق غزالی سکول عیسیٰ خیل، میانوالی سے 2016ء میں بطور قاریہ قائم ہوا۔ اس ادارے میں خدمات انجام دیتے ہوئے مجھے نہ صرف بچوں کی تعلیم و تربیت میں حصہ لینے کا موقع ملا بلکہ غزالی کے اس عظیم مشن کو قریب سے سمجھنے کا بھی موقع ملا جس کا مقصد دور افتادہ علاقوں کے بچوں تک معیاری تعلیم اور بہترین اخلاقی تربیت پہنچانا ہے۔ 2019ء میں مجھے وائس پرنسپل کی ذمہ داریاں سونپی گئیں، جبکہ جنوری 2024ء سے بطور پرنسپل ادارے کی قیادت کا اعزاز حاصل ہے۔

جب میں نے یہ ذمہ داری سنبھالی تو ادارہ بعض تعلیمی اور انتظامی چیلنجز سے گزر رہا تھا۔
اسی دوران قریبی علاقے میں ایک نئے نجی تعلیمی ادارے کے قیام کے باعث طلبہ کی تعداد متاثر ہونے کا خدشہ پیدا ہوا، مگر اللہ تعالیٰ کے فضل، اساتذہ کی انتھک محنت، والدین کے اعتماد اور کمیونٹی کے تعاون سے ہم نہ صرف طلبہ کی تعداد برقرار رکھنے میں کامیاب رہے بلکہ مزید اضافہ بھی کیا۔ یہ کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ خلوصِ نیت، محنت اور مستقل مزاجی کے ساتھ کام کیا جائے تو مشکلات ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتیں۔ میرا یقین ہے کہ تعلیم صرف نصابی علم کا نام نہیں بلکہ کردار سازی، اخلاقی تربیت اور خود اعتمادی کی تعمیر بھی اس کا بنیادی مقصد ہے۔ میری خواہش ہے کہ غزالی سکول عیسیٰ خیل مستقبل میں جدید تعلیمی سہولیات، STEM Education، کمپیوٹر لیب اور دیگر جدید تدریسی مواقع کے ذریعے علاقے کے بچوں کے لیے ایک مثالی تعلیمی مرکز بنے۔

ارسلان شاکر

ہماری عمر تزئینِ چمن کرتے ہوئے گزری

تعلیم کسی بھی معاشرے کی فکری، اخلاقی اور سماجی ترقی کی بنیاد ہے۔ وہ معاشرے جو تعلیم کو محض ایک رسمی عمل کے بجائے ایک تحریک اور اجتماعی ذمہ داری سمجھ کر اپناتے ہیں، وہاں ترقی کے دروازے خود بخود کھلنے لگتے ہیں۔ پاکستان کے تعلیمی نظام میں ایسے افراد کم نہیں جنہوں نے محدود وسائل کے باوجود اپنی بصیرت، نظم و ضبط اور مسلسل جدوجہد سے اداروں کو نئی زندگی عطا کی۔ انہی ممتاز شخصیات میں **صداقت حسین گوندل** کا نام ایک منظم، باوقار اور مؤثر تعلیمی رہنما کے طور پر نمایاں ہے، جنہوں نے غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تعلیمی نیٹ ورک کو استحکام، وسعت اور پیشہ ورانہ معیار عطا کیا۔

صداقت حسین گوندل اکتوبر 2008 سے غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ساتھ وابستہ ہیں اور اس وقت **راولپنڈی و چکوال** کے **سینئر ڈسٹرکٹ منیجر** کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اپنے طویل تدریسی و انتظامی سفر کے دوران انہوں نے تعلیمی نظم و نسق، ادارہ جاتی بہتری اور کمیونٹی انگیجمنٹ کو بنیادی ترجیح بنایا۔

2018 کے بعد کے عرصے میں انہیں جن انتظامی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ان میں بالخصوص سکول بلڈنگز اور رجسٹریشن کے مسائل نمایاں تھے۔ اس مرحلے پر انہوں نے نہایت منظم اور عملی حکمتِ عملی اپناتے ہوئے مختلف بلڈنگ مالکان کے ساتھ پانچ سالہ معاہدات (agreements) کیے اور تمام تعلیمی اداروں کی محکمہ تعلیم سے باقاعدہ رجسٹریشن کو یقینی بنایا۔ یہ اقدامات ادارہ جاتی تسلسل، قانونی تحفظ اور تعلیمی استحکام کے حوالے سے ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوئے۔

صداقت حسین گوندل کی قیادت میں ادارے نے مالی و انتظامی سطح پر بھی نمایاں پیش رفت حاصل کی ہے۔ چیریٹی بیسڈ نظام کے تحت سیشن 2026 میں بہبودِ طلبہ فنڈ میں خطیر رقم جمع کروائی گئی، جو ادارہ جاتی اعتماد اور منظم نیٹ ورک کی واضح علامت ہے۔

اسی طرح چکوال کے گاؤں سدھر میں 4 کنال رقبے پر مشتمل 10 کمروں کی عمارت، جس کی مالیت تقریباً ایک کروڑ روپے ہے، ادارے کے نام منتقل کی گئی، جو تعلیمی استحکام اور طویل المدتی وژن کی عملی مثال ہے۔ مزید برآں، ستمبر 2022 میں پی ایس ایس پی پراجیکٹ کے تحت راولپنڈی کے 35 سکولز کی ذمہ داری سنبھالنا ایک اہم انتظامی امتحان تھا، جس میں ابتدائی مزاحمت کے باوجود نہ صرف مکمل کنٹرول حاصل کیا گیا بلکہ طلبہ کی تعداد اور مالی کارکردگی میں دوگنا اضافہ بھی ممکن بنایا گیا۔

ان کے مطابق موجودہ تعلیمی نظام کو دو بڑے چیلنجز درپیش ہیں:

- پہلا چیلنج اساتذہ کی نسبتاً کم تنخواہیں ہیں، جس کے باعث تدریسی تسلسل اور افرادی استحکام متاثر ہوتا ہے۔ بدلتے ہوئے تعلیمی ماحول اور نجی شعبے میں بڑھتی ہوئی مسابقت کے پیش نظر اساتذہ کی تنخواہوں میں بہتری ایک ناگزیر ضرورت بن چکی ہے۔
- دوسرا چیلنج اساتذہ کی پیشہ ورانہ قابلیت اور اخلاقی تربیت کا معیار ہے، جس کے لیے باقاعدہ سہ ماہی تربیتی ورکشاپس اور اسکل ڈویلپمنٹ پروگرامز کی ضرورت ہے، تاکہ تدریسی مہارت کے ساتھ ساتھ احساسِ ذمہ داری اور اخلاقی کردار کو بھی مضبوط بنایا جا سکے۔

صداقت حسین گوندل کی پیشہ ورانہ زندگی اس حقیقت کی عملی تصویر ہے کہ مؤثر قیادت صرف انتظام نہیں بلکہ وژن، مسلسل بہتری اور ٹیم کو ساتھ لے کر چلنے کا نام ہے۔ ان کی شخصیت میں فیصلہ سازی، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت، دباؤ میں کام کرنے کی مہارت، مؤثر کمیونیکیشن اور تنظیمی نظم جیسے اوصاف نمایاں ہیں، جنھوں نے انہیں ایک مضبوط تعلیمی رہنما کے طور پر مستحکم کیا ہے۔

صداقت حسین گوندل چکوال شہر و گرد و نواح میں کم از کم چھ ماڈل بزنس بیسڈ سکولز کے قیام کے خواہاں ہیں، جہاں معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ ادارہ جاتی خود کفالت کو بھی فروغ دیا جائے۔ اس کے علاوہ وہ یتیم اور ذہین طلبہ کے لیے ایک جدید، مکمل رہائشی (boarding) تعلیمی ادارہ قائم کرنے کا عزم رکھتے ہیں، جو میرٹ اور شفافیت کی بنیاد پر ایک مثالی تعلیمی مرکز کے طور پر سامنے آئے۔ ان کی عملی جدوجہد اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ جب وژن مضبوط، نیت خالص اور عمل مسلسل ہو تو ادارے نہ صرف ترقی کرتے ہیں بلکہ ایک مضبوط تعلیمی شناخت بھی حاصل کرتے ہیں۔ اللہ پاک توفیقات میں اضافہ فرمائے آمین۔

وہ صرف دیوار و در کی نگہبانی نہیں کرتا
بصیرت سے اداروں کو نئی پہچان دیتا ہے

جائزہ فرسٹ ٹرم 2026 پرچہ جات

امتحانات کسی بھی تعلیمی نظام میں معیارِ تعلیم کو جانچنے کا اہم ذریعہ ہوتے ہیں۔ غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے مرکزی نظامِ تعلیم کے تحت ملک بھر کے تمام غزالی سکولز میں بیک وقت امتحانات منعقد کیے جاتے ہیں، جبکہ شعبہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کی جانب سے معیاری پرچے تیار کیے جاتے ہیں۔ تیار شدہ امتحانی پرچوں کو مزید معیاری اور خامیوں سے پاک بنانے کے لیے تجربہ کار اساتذہ سے ان کا ریویو کروایا جاتا ہے۔

اسی سلسلے میں غزالی سکول بہل میں فرسٹ ٹرم 2026 کے امتحانی پرچوں کا ریویو سیشن منعقد ہوا، جس میں غزالی سکول بہل، بھکر اور غزالی سکول کروڑ، لیہ کے 12 تجربہ کار اساتذہ نے شرکت کرتے ہوئے 143 امتحانی پرچوں کا تفصیلی جائزہ لیا اور مزید بہتری کے لیے تجاویز دیں۔ غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن معیاری، شفاف اور مؤثر نظامِ امتحانات کے ذریعے تعلیمی معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے اپنے عزم پر کاربند ہے۔

Faith-Vision-Responsibility

GHAZALI PREMIER HIGH SCHOOL/COLLEGE

1st Year
100%
Scholarship

2026

Open Admissions

غزالی پریمیئر سکول/کالج، لاہور (فار بوائز)

فرسٹ ائیر (پری میڈیکل، پری انجینئرنگ، ICS) میں محدود نشستوں پر داخلے جاری ہیں۔

نوٹ: داخلہ کے لیے کلاس نہم میں کم از کم 80 فیصد نمبر ہونا ضروری ہیں۔

اپلائی کی آخری تاریخ
30 جون 2026

داخلہ ٹیسٹ وانٹرویو
1تا5 جولائی 2026

کلاسز کا آغاز
15 جولائی 2026

تمام سہولیات مفت: کھانا، تعلیم، لانڈری اور رہائش

اپلائی کا طریقہ کار: دیئے گئے لنک پر کلک کیجیے یا QR Code سکین کیجیے

GEF
GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

0333-1213653

1-Km, Raiwind Road, Sunder, Lahore

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION
Research & Development Department

etaleem ای تعلیم
سیکھیے، سکھائیے

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے شعبہ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ نے اساتذہ، طلبہ اور والدین کی رہنمائی کے لیے ای تعلیم یوٹیوب چینل، ای تعلیم فیس بک پیج اور ای تعلیم میگزین بنا رکھے ہیں۔ ہر تین پر گاہے گاہے مختلف موضوعات پر ویڈیوز، پوسٹس اور مضامین نشر کیے جاتے ہیں۔ بھرپور استفادہ کیجیے۔ ہمارا عزم ہے: "سیکھیے، سکھائیے!!"

ای تعلیم میگزین

فیس بک پیج

اساتذہ اور طلبہ کے لیے مفید معلومات، رہنمائی اور تعلیمی اپڈیٹس

یوٹیوب چینل

تعلیمی، تربیتی، اسلامی اور دلچسپ وڈیوز آسان اور بہترین انداز میں

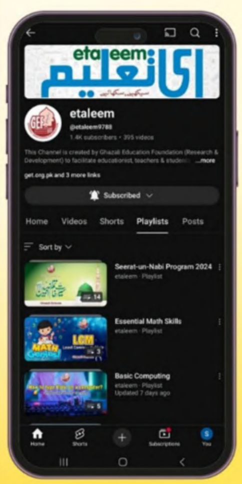

5-E Samanberg, Johar Town
Lahore, Pakistan
042-111 438 438
info@get.org.pk
www.get.org.pk
GhazaliEduTrust